مجلس دعوۃ الحق پرنام بٹ کا تبلیغی و اصلاحی ترجمان

ماہنامہ

دعوۃ الحق

ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ مطابق نومبر ۲۰۲۳ء

اپنوں کا خیال زیادہ رکھنا چاہئے

ارشاد فرمایا: مسلمان وہ ہے جس سے کسی کو کسی قسم کی اذیت نہ پہنچے، اس کا خیال رکھنا چاہئے اس سلسلہ میں، ہم ایک کمی کرتے ہیں کہ اپنے اعزا و اقربا گھر والے متعلقین کی راحت کا سہولت کا خیال نہیں رکھتے، حالانکہ شریعت کی تعلیم ہے کہ دوسروں کی سہولت و راحت کا خیال رکھا جائے تو جو اپنے ہیں اُن کی سہولت کا اور زیادہ خیال رکھنا چاہئے، ان کے اوپر اتنا بار بوجھ مت ڈالو جو ان کے تحمل سے زیادہ ہو، جانور کیلئے حکم ہے کہ گالی مت دو اور اتنا بوجھ مت لادو جو اس کے تحمل سے باہر ہو تو جب جانور کیلئے یہ حکم ہے اور اس کی اتنی رعایت رکھی ہے تو پھر انسانوں کیلئے وہ بھی اپنوں کیلئے اس معاملہ میں کتنا خیال رکھنے کا حکم ہوگا۔ خود ہی اندازہ کر لینا چاہئے

شیخ المشایخ عارف باللہ محی السنہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی

طبیب الامۃ مرجع العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم

ماہنامہ

دعوۃ الحق

ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ مطابق نومبر ۲۰۲۳ء جلد نمبر ۲۱ شمارہ نمبر ۱

بانی و بفیضِ دُعا

شیخ المشائخ عارف باللہ محی السنہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست

طبیب الامۃ مرجع العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم

ناظم اعلیٰ مرکز مجلس دعوۃ الحق

مدیر اعلیٰ

حکیم وصی اللہ

ناظم مقامی مجلس دعوۃ الحق

مدیر مسئول

مولانا قاری محمد عارف رحیمی صاحب

ترتیب و تقدیم

علمائے مقامی مجلسِ دعوۃ الحق

اندرون ملک

قیمت فی پرچہ.......... ۱۰ روپے

سالانہ زرِ تعاون........ ۱۰۰ روپے

ششماہی زرِ تعاون...... ۵۵ روپے

منجانب

مقامی مجلس دعوۃ الحق، پرنام بٹ

خط و کتابت و ترسیل کا پتہ

مقامی مجلس دعوۃ الحق، پرنام بٹ، ٹملناڈو۔ (انڈیا)

DAWAT-UL-HAQ

#43 Mulla Street, Pernambut - 635 810.
(Vellore Dist. Tamil Nadu) INDIA
Email: mudeer@dawatulhaq.in
www.dawatulhaq.in

طابع و ناشر

طابع و ناشر حکیم وصی اللہ نے

جے۔ یم۔ پراسس چینئی سے چھپوا کر دفترِ دعوۃ الحق پرنام بٹ سے شائع کیا

آئینہ

ہر نصیحت ہمارے لئے آئینہ ہے آیئے اپنی سدھار کی فکر کریں

شمار	عناوین	شخصیات	صفحہ
۱	ذکر وفکر	حضرت مولانا سیّد محمد رابع حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ	۳
۲	خزائن القرآن	حضرت مولانا عبد الرحمٰن اشرفی رحمۃ اللہ علیہ	۵
۳	خزائن الحدیث	عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ	۷
	لمعاتِ سیرت	مؤرخ اسلام حضرت مولانا محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۱۰
۵	اشرف النصائح	حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ	۱۶
۶	معارفِ ابرار	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ	۱۸
۷	فیضانِ کلیم	طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتھم	۲۰
	دردِ دل کی آہ وفغاں	طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتھم	۲۱
۹	دُرویش کی پند ونصائح	حضرت مولانا شرف الدین یحییٰ منیری نور اللہ مرقدہٗ	۲۵
۱۰	سیرتِ خاصانِ حق	عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڈھی نور اللہ مرقدہٗ	۲۷
۱۱	دردِ محبت	ترجمانِ حق حضرت مولانا مفتی عبد القدوس رومی رحمۃ اللہ علیہ	۲۸
۱۲	مسائل واحکام	فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ	۲۹
۱۳	انوارِ سنت	عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ	۳۰
۱۴	مہلکات	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ	۳۱
۱۵	اسلامی عقائد	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ	۳۲

نفس کی ہر وقت دیکھ بھال کرتا رہے، نفس کی چال بڑی باریک اور خفیہ ہوتی

دینی کتب ورسائل کا احترام ہر مسلمان کا فرض ہے

انسانی ہمدردی

حضرت مولانا سیّد محمد رابع حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

ہم اور آپ ایک ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں مختلف طبقات کے لوگ آباد ہیں اور مختلف طبیعتوں کے لوگ ہیں۔ اس میں مسلم اور غیر مسلم کا فرق نہ بھی کیا جائے تب بھی یہ بات طے ہے کہ لوگوں کی طبیعتیں الگ الگ ہوتی ہیں، جو جس سوسائٹی کا ہے اسی کے لحاظ سے اس کی طبیعت ہوتی ہے، طبیعت سب کی ایک نہیں ہوتی، لہٰذا اگر ہم ایک طبیعت سمجھ کر کے سب سے بات کریں گے تو اس کا نقصان ہوگا۔ ہر شخص کی طبیعت اس کے ماحول سے بنتی ہے، ماحول کا بہت اثر پڑتا ہے۔ ہم سب اپنے ماحول کے بنے ہوئے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ اسلام ہمارے سامنے رکھا گیا اور ہم نے قبول کرلیا بلکہ ہم سب اپنے ماحول کے اعتبار سے بنے ہوئے ہیں اور اگر آپ ماحول کو تبدیل کریں گے تو جس ماحول کو قبول کریں گے اس کی قدر کرتے ہوئے اس کو قبول کریں گے، لہٰذا آپ ایک ایسا ماحول بنائیں جس میں اس بات پر خاص توجہ دی جائے کہ ہم کو سب سے محبت سے ملنا ہے۔ سب سے ہمدردی سے بات کرنا ہے، سب کو یہ دکھانا ہے کہ ہم تمہارے لئے ایک بھائی کی طرح ہیں۔ ہم تمہارے سچے ہمدرد ہیں، ہم تمہیں چاہتے ہیں کہ تم نقصان سے بچ جاؤ، ہم چاہتے ہیں کہ تم

آرام کی زندگی گذارو، تمہیں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو، تم کو پریشانی نہ ہو، اس لئے کہ انسانی زندگی میں پریشانیاں بےشمار ہیں۔ یہ زندگی عجیب وغریب زندگی ہے، اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ زندگی امتحان کیلئے دی ہے، اس لئے اس میں بڑا تنوع ہے، اس میں ہر آدمی کو طرح طرح کے حالات پیش آتے ہیں اور وہ حالات ایسے ہوتے ہیں جن کا تعلق کسی مذہب سے نہیں بلکہ انسانی زندگی سے ہوتا ہے۔ اس دنیا میں جو انسان بھی زندہ ہے تو اس کے ساتھ یہ بات لگی ہوئی ہے کہ پریشانیاں آئیں گے اور ان کو دور کرنے کی تدبیریں اختیار کی جائیں گی۔

اب جو شخص بھی کسی کی پریشانی دور کرنے کی کوشش کرے گا، وہ اس پریشان حال کے نزدیک محبوب ہو جائے گا، لہٰذا اگر آپ کسی پریشان شخص سے ہمدردی سے بات کر لیجئے تو اس کا دل آپ سے خوش ہو جائے گا اور ایسے موقع پر مسئلہ کسی خاص نظریہ یا مذہب کا نہیں ہوتا بلکہ مسئلہ انسانی ہمدردی کا ہوتا ہے، انسانی تعلق کا ہوتا ہے کہ ہم سب انسان ہیں، تو انسان ہونے کی حیثیت سے ایک دوسرے سے ربط رکھیں۔ انسان انسان ہے، جانور نہیں ہے کہ ہم اس کے ساتھ جانور جیسا معاملہ کریں۔ ظاہر ہے کہ ہم انسان کے ساتھ انسان جیسا معاملہ کریں گے یعنی بھائی جیسا، ہم اس سے کہیں گے کہ بھائی تم کو زندہ رہنے کا حق ہے، ہم کو بھی زندہ رہنے کا حق ہے، تم بھی اچھی طرح زندگی گذارو، ہم بھی آرام سے زندگی گذاریں۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ نومبر 2023ء

عبادت صرف اللہ کی

حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

يَآيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا (آیت نمبر:۲۱) تا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ (آیت نمبر:۲۲) تک

خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت میں حق تعالیٰ کی ایسی چار صفات کا بیان ہے جو سوائے اس کے اور کسی مخلوق میں پائی ہی نہیں جاسکتیں، اور جب ان دونوں آیتوں سے یہ معلوم ہو گیا کہ انسان کو عدم سے وجود میں لانا اور پھر اس کی بقاء وترقی کے سامان زمین اور آسمان، بارش اور پھل پھول کے ذریعے مہیا کرنا سوائے ذات حق جل شانہ کے اور کسی کا کام نہیں، تو ہر ادنیٰ سمجھ بوجھ رکھنے والے انسان کو اس پر یقین کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا کہ عبادت واطاعت کے لائق اور مستحق بھی صرف وہی ذات ہے اور اس سے بڑا کوئی ظلم نہیں کہ انسان کے بود و وجود اور اس کے بقاء وارتقاء کے سارے سامان تو اللہ تعالیٰ پیدا کرے اور غافل انسان دوسروں کی چوکھٹوں پر سجدہ کرتا پھرے، دوسری چیزوں کی بندگی میں مشغول ہو جائے، مولانا رومی نے اسی غافل انسان کی زبان پر فرمایا ہے۔

نعمت را خورد وعصیاں می کنم نعمت از تو من بغیرے می تنم

اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی ساری مخلوقات کا سردار اس لئے بنایا تھا کہ ساری کائنات اس کی خدمت کرے، اور یہ صرف رب کائنات کی خدمت اور عبادت میں مشغول رہے اور کسی کی طرف نظر نہ رکھے، اس کا یہ رنگ ہو جائے۔

بگذرر از یادگل وگلبن کہ ہیچم یاد نیست در زمین وآسماں جز ذکر حق آباد نیست

لیکن غافل انسان نے اپنی حماقت سے اللہ تعالیٰ ہی کو بھلا دیا تو اسے ایک خدا کی غلامی کے بجائے ستر کروڑ دیوتاؤں کی غلامی کرنا پڑی۔

ایک در چھوڑ کے ہم ہو گئے لاکھوں کے غلام
ہم نے آزادی عرفی کا نہ سوچا انجام

اسی غیروں کی غلامی سے نجات دلانے کیلئے اس آیت کے آخر میں حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ’’فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ‘‘ اب تو مت ٹھہراؤ اللہ کا مقابل اور تم تو جانتے بوجھتے ہو۔

یعنی جب تم نے یہ جان لیا کہ تم کو نیست سے ہست کرنے والا، تمہاری تربیت اور پرورش کے سارے سامان مہیا کر کے ایک قطرہ سے حسین وجمیل، حساس اور عاقل انسان بنانے والا، تمہارے رہن سہن کیلئے زمین اور دوسری ضروریات کیلئے آسمان بنانے والا، آسمان سے پانی برسانے والا پانی سے پھل اور پھل سے غذا مہیا کرنے والا بجز حق تعالیٰ کے کوئی نہیں تو عبادت وبندگی کا مستحق دوسرا کون ہوسکتا ہے کہ اس کو خدا کا مقابل یا سہیم وشریک ٹھہرایا جائے اگر ذرا بھی غور کیا جائے تو اس جہاں میں اس سے بڑھ کر کوئی ظلم اور بے وقوفی وبے عقلی نہیں ہوسکتی کہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر مخلوق سے دل لگایا جائے اور اس پر بھروسہ کیا جائے۔

آنانکہ بجز رد روی تو جائے نگرانند
کوتہ نظرانند چہ کوتہ نظرانند

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں دنیا کی حقیقت

عارف باللہ حضرت اقدس
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِرْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَّارْتَحَلَتِ الْاٰخِرَةُ مُقْبِلَةً وَّلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بَنُوْنَ فَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَةِ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَاِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَّلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَّلَا عَمَلَ۔ رواہ البخاری فی ترجمۃ الباب

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ دنیا کوچ کئے ہوئے پشت اُدھر کئے ہوئے چلی جارہی ہے اور آخرت منہ اِدھر کئے ہوئے چلی آرہی ہے اور ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں (یعنی تابع اور غلام اور رغبت کرنے والے) پس تم آخرت کے بیٹے بنو یعنی چاہنے والے آخرت کے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بنو۔ آج عمل کا دن ہے اور کوئی حساب نہیں اور کل حساب کا دن ہے وہاں کوئی عمل نہیں۔

تشریح: یہ حدیث موقوف ہے اور حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ والی مرفوع ہے اور مضمون دونوں کے ایک ہی ہیں۔

’’آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بنو‘‘ کا مفہوم یہ ہے کہ جس دنیا

سے آخرت کا نقصان ہو اس کو ترک کردو۔

''وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ...

الآية'' حق تعالیٰ فرماتے ہیں اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے بغیر اپنے نفس کی خواہشات کی غلامی کرتا ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ دنیا کو مطلقاً چھوڑنا مامور اور مطلوب نہیں بلکہ جو نعمتیں حلال ہیں اور ان کے استعمال کی حق تعالیٰ نے اجازت دی ہے ان کے علاوہ حرام اور منع کی ہوئی لذتوں کو استعمال کرنا ممنوع اور واجب الترک ہے۔ اسی آیت سے رہبانیت کا بھی قلع قمع ہوتا ہے کیونکہ کافر اور مشرک ترک دنیا کر کے اس طرح جوگی اور سادھو بنتے ہیں کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی ہدایت والی اجازت دی ہوئی نعمتوں کو بھی اپنے اوپر حرام کر لیتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ دنیا اس نیت سے حاصل کی جاوے جس سے آخرت کے کاموں میں اعانت اور قوت ہو تو وہ دنیا بھی دین بن جاتی ہے۔ حکایت ہے کہ ایک بزرگ مالدار تھے گھوڑے، نوکر چاکر سب کچھ تھا۔ ایک طالب علم مرید ہونے آیا۔ یہ ٹھاٹ امیری دیکھ کر بدگمان ہوا اور دل میں کہا ؎

نہ مرد آن ست کہ دنیا دوست دارد

مردِ کامل وہ نہیں ہے جو دنیا کو دوست رکھتا ہے۔

رات کو خواب میں دیکھا کہ اس فقیر کو لوگ پکڑے ہوئے ہیں اور اپنا

قرضہ مانگ رہے ہیں، میدانِ محشر ہے یہ بزرگ گھوڑے پر سوار قریب سے گذرے ٹھہر گئے اور اس کا قرضہ ادا کیا اور فرمایا کہ فقیر کو تنگ نہیں کیا کرتے۔ آنکھ کھلی نادم ہوا۔ پھر حاضرِ خدمت ہوا۔ ان بزرگ کو بھی کشف سے اس کا حال معلوم ہوا۔ فرمایا: کیا مصرعہ پڑھا تھا۔ ندامت کے ساتھ عذر کیا، مگر اصرار پر پڑھنا پڑا ؎

نہ مرد آن ست کہ دنیا دوست دارد

شیخ نے فرمایا اس میں دوسرا مصرعہ میری طرف سے لگالو ؎

اگر دارد برائے دوست دارد

یعنی اللہ والے اگر دنیا بھی رکھتے ہیں تو اپنے دوست یعنی اپنے مولیٰ ہی کیلئے رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی کی خوشنودی کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اور نافرمانی کی راہ سے بچتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی مسند میں یہ حدیث اس مضمون کی تائید کرتی ہے۔

لَا بَاسَ بِالْغِنٰى لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ: نہیں مضر ہے مالداری اس شخص کو جو اللہ تعالیٰ عزوجل سے ڈرتا ہے۔ پس دنیا سانپ ہے اور تقویٰ اس کا منتر ہے اگر دنیا کا سانپ پالنا ہے تو پہلے تقویٰ دل میں حاصل کرے ورنہ یہ سانپ ڈس لے گا۔

ماہنامہ دعوۃ الحق

ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ/نومبر 2023ء

ازواجِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مورخ اسلام حضرت مولانا محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

اصل نام مع عرف اور والدہ کا نام	والد کا نام اور خاندان	پہلے نکاح ہوا یا نہیں اور کتنے نکاح ہوئے	حضورؐ سے کب نکاح ہوا اور ان کی عمر کیا تھی	کتنے عرصہ حضورؐ کی خدمت میں رہیں	وفات کب ہوئی اور کہاں	کیفیت اور کوئی خاص بات
اُم المؤمنین حضرت خدیجہؓ لقب طاہرہ دختر ''فاطمہ'' بنت زائدہ	خویلد قریش از اولادِ قصی	دو نکاح ہوئے (۱) عتیق بن عائد مخزومی جو لاولد مرے (۲) ابوہالہ ہند بن بناش جن کے اولاد ہوئی	حضورؐ کی عمر ۲۵ سال اور حضرت خدیجہؓ کی عمر ۴۰ سال	۲۵ برس یا ۲۴ برس ۶ ماہ	مکہ مکرمہ میں جبکہ حضورؐ کی عمر ۵۰ سال تھی اور حضرت خدیجہؓ کی عمر ۶۵ سال	ابوہالہ سے تین بیٹے زندہ تھے جو مسلمان ہوئے (۱) ہند (۲) طاہر (۳) ہالہ۔ حضرت خدیجہؓ کے مہر ۶ اُونٹ تھے

۲۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

اصل نام مع عرف اور والدہ کا نام	والد کا نام اور خاندان	پہلے نکاح ہوا یا نہیں اور کتنے نکاح ہوئے	حضورؐ سے کب نکاح ہوا اور ان کی عمر کیا تھی	کتنے عرصہ حضورؐ کی خدمت میں رہیں	وفات کب ہوئی اور کہاں	کیفیت اور کوئی خاص بات
اُم المؤمنین حضرت سودہؓ دختر شموس بنت قیس	زمعہ۔ قریش از اولادِ لوی	پہلے سکران بن عمرو بن عبدود سے نکاح ہوا	نبوت سے دسویں برس حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد حضور ﷺ کی عمر ۵۰ سال نیز حضرت سودہؓ کی عمر ۵۰ سال	تقریباً ۱۴ سال	مدینہ منورہ ۱۹ھ بعمر ۷۲ سال	پہلے مسلمان ہوگئی تھیں پھر شوہر کو مسلمان کیا پھر حبشہ (ہجرت کرکے) تشریف لے گئیں وہاں شوہر کی وفات ہوگئی حضور ﷺ نے

نکاح کر کے مصیبت زدہ بیوہ کی ہمدردی فرمائی اور دارین کی سربلندی سے نوازا۔

۳۔ حبیبہٴ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

اصل نام مع عرف اور والدہ کا نام	والد کا نام اور خاندان	پہلے نکاح ہوا یا نہیں اور کتنے نکاح ہوئے	حضورؐ سے کب نکاح ہوا اور ان کی عمر کیا تھی	کتنے عرصہ حضورؐ کی خدمت میں رہیں	وفات کب ہوئی اور کہاں	کیفیت اور کوئی خاص بات
حبیبہٴ محترمہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا صدیقہ لقب ودختر ام رومان زینب جن کو دنیا میں جنتی ہونے کی بشارت دی جا چکی تھی	صدیق اکبر حضرت ابوبکر قریشی از اولاد مُرہ	پہلے نکاح نہیں ہوا	شوال ۱۱ نبوت یعنی جب حضور ﷺ کی عمر مبارک ۵۰ سال ۶ ماہ تھی نکاح ہوا۔ تین سال بعد ہجرت کے پہلے سال شوال میں رخصتی ہوئی حضرت عائشہؓ کی عمر بوقت نکاح ۶ سال بوقت رخصتی ۹ سال	۹ برس میں ۵ ماہ تقریباً	مدینہ طیبہ میں ۱۷ رمضان المبارک ۵۷ھ کو بعمر ۶۳ سال وفات ہوئی	ذہانت، ذکاوت، عقل، سمجھ، علم عمل کے باعث حضور ﷺ کی بیگمات میں سب سے زیادہ محبوب تھیں بڑے صحابہ بڑے بڑے مسائل میں ان سے فتویٰ لیتے تھے تقریباً سوا دو ہزار حدیثیں ان سے روایت ہیں۔

۴۔ اُمُّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

اصل نام مع عرف اور والدہ کا نام	والد کا نام اور خاندان	پہلے نکاح ہوا یا نہیں اور کتنے نکاح ہوئے	حضورؐ سے کب نکاح ہوا اور ان کی عمر کیا تھی	کتنے عرصہ حضورؐ کی خدمت میں رہیں	وفات کب ہوئی اور کہاں	کیفیت اور کوئی خاص بات
اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا دختر حضرت زینب بنت مظعون بہت پہلے مسلمان ہو چکی تھیں۔	حضرت فاروق اعظمؓ قریشی از اولاد کعب	پہلے حضرت خنیس بن خذافہ سے نکاح ہوا تھا۔ جنہوں نے حبشہ اور مدینہ دونوں جگہ ہجرت کی اور پھر جنگ اُحد میں شریک ہو کر زخمی ہوئے اور مدینہ میں وفات پائی۔	شعبان ۳ھ حضور ﷺ کی عمر ۵۵ سال ۶ ماہ حضرت حفصہ کی عمر تقریباً ۲۲ سال	۸ سال	جمادی الاولیٰ ۴۱ھ بعمر ۶۰ سال مدینہ منورہ میں وفات پائی	بہت زیادہ سمجھدار ذہین اور بہادر تھیں۔

۵۔ اُمُّ المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا

اصل نام مع عرف اور والدہ کا نام	والد کا نام اور خاندان	پہلے نکاح ہوا یا نہیں اور کتنے نکاح ہوئے	حضورؐ سے کب نکاح ہوا اور ان کی عمر کیا تھی	کتنے عرصہ حضورؐ کی خدمت میں رہیں	وفات کب ہوئی اور کہاں	کیفیت اور کوئی خاص بات
اُم المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا لقب ام المساکین	خزیمہ قریش از اولاد بنو بلال بن عامر	تین نکاح ہوئے (۱) طفیل سے (۲) عبیدہ سے دونوں حضور ﷺ کے بڑے چچا حارث کے بیٹے تھے۔ (۳) عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے جو جنگ بدر میں شہید ہوئے۔	۳ھ حضور ﷺ کی عمر ۵۵ سال ام المؤمنین کی عمر تقریباً تیس سال	دو ماہ یا تین ماہ	۳ھ مدینہ طیبہ میں بعمر ۳۰ سال	سخاوت میں ممتاز تھیں اسی بنا پر ام المساکین لقب ہوا یعنی مسکینوں اور غریبوں کی ماں

۶۔ اُمُّ المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا

اصل نام مع عرف اور والدہ کا نام	والد کا نام اور خاندان	پہلے نکاح ہوا یا نہیں اور کتنے نکاح ہوئے	حضورؐ سے کب نکاح ہوا اور ان کی عمر کیا تھی	کتنے عرصہ حضورؐ کی خدمت میں رہیں	وفات کب ہوئی اور کہاں	کیفیت اور کوئی خاص بات
اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا اصل نام ہند	ابی اُمیہ زاد الراکب قریشی از بنی مخزوم حضرت خالد بن ولید اسی خاندان سے تھے۔	حضرت عبداللہ بن عبدالاسد مخزومی سے نکاح ہوا تھا جو حضور ﷺ کی پھوپھی برّہ کے صاحبزادے تھے اور حضورؐ کے دودھ شریک بھائی بھی اسلام لانے والوں میں تقریبا گیارہویں شخص ہیں اول حبشہ ہجرت کی پھر مدینہ طیبہ، بدر میں شریک ہوئے اور جنگ اُحد میں شریک ہوکر جمادی الاخری سن ۴ھ میں شہید ہوئے۔	۴ھ یا ۸ جمادی الثانی ۵ھ ام المؤمنین کی عمر ۲۴ سال حضورؐ کی عمر ۵۶ سال میں شہید ہوئے	سات سال ۹ ماہ یا سات سال	مدینہ میں ۵ھ یا ۶ھ میں بعمر ۸۴ سال۔ کہا گیا ہے کہ ازواج میں سب سے آخر میں ان کی وفات ہوئی۔	اسلام میں بہت پختہ تھیں مدینہ آنے کے وقت اپنے شوہر کے ساتھ یہ بھی ہجرت کر رہی تھیں مگر ان کے رشتہ داروں نے ان کو اور ان کے شیر خوار بچہ کو روک لیا۔ شوہر نے خدا کی راہ میں بیوی کی پرواہ نہیں کی جس جگہ فراق ہوا تھا ایک سال برابر وہاں آئیں۔ اور پھوٹ پھوٹ کر روئیں آخرکار

سخت دلوں کا دل نرم ہو گیا اور اجازت دیدی یہ تنہا مدینہ کو روانہ ہوگئیں۔ اور ایک شخص نے رحم کھا کر ان کو مدینہ کے پاس تک پہنچا دیا۔ شوہر کی وفات کے وقت کئی ایک بچے تھے۔

۷۔ اُمُّ المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا

اصل نام مع عرف اور والدہ کا نام	والد کا نام اور خاندان	پہلے نکاح ہوا یا نہیں اور کتنے نکاح ہوئے	حضورؐ سے کب نکاح ہوا اور ان کی عمر کیا تھی	کتنے عرصہ حضورؐ کی خدمت میں رہیں	وفات کب ہوئی اور کہاں	کیفیت اور کوئی خاص بات
اُم المؤمنین حضرت زینب بن جحش رضی اللہ عنہا لقب ام الحکم دختر امیمہ جو حضور ﷺ کی پھوپھی تھیں۔	جحش بن ایاب قبیلہ خزیمہ از خاندان بنی اسد	پہلا نکاح حضرت زیدن بن حارثہ سے ہوا تھا جو حضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے پھر انہوں نے طلاق دیدی	ذیقعدہ ۵ھ ام المؤمنین کی عمر ۳۷ سال حضور ﷺ کی عمر ۵۷ سال	۵ سال ۴ ماہ تقریباً	مدینہ میں ۲۰ھ میں بعمر ۵۲ سال تقریباً	اس نکاح سے عرب کے اس مشہور عقیدہ کو باطل کیا گیا کہ متبنیٰ یعنی لے پالک کا رشتہ خاص بیٹے جیسا ہوتا ہے اور اسکی بیوی حرام ہوجاتی ہے کیونکہ حضرت زید بن حارثہؓ حضور ﷺ کے متبنیٰ تھے۔

۸۔ اُمُّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

اصل نام مع عرف اور والدہ کا نام	والد کا نام اور خاندان	پہلے نکاح ہوا یا نہیں اور کتنے نکاح ہوئے	حضورؐ سے کب نکاح ہوا اور ان کی عمر کیا تھی	کتنے عرصہ حضورؐ کی خدمت میں رہیں	وفات کب ہوئی اور کہاں	کیفیت اور کوئی خاص بات
اُم المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا	حارث بن ابی ضرار قبیلہ بنو مصطلق کے سردار	پہلی شادی مسافح بن صفوان مصطلقی سے ہوئی	غزوہ بنی مصطلق کے موقع پر ۵ شعبان اُم المؤمنین کی عمر ۱۶ یا ۲۰ سال حضور ﷺ کی عمر ۵۷ سال ۶ ماہ تقریباً	۸ سال ۶ ماہ تقریباً	مدینہ طیبہ میں ۵۶ھ میں بعمر ۵۶ سال یا ۱۷ سال	غزوۂ بنو مصطلق میں گرفتار ہوکر حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس کے حصہ میں آئی تھیں انہوں نے آزاد کرنے کا وعدہ کرلیا مگر اس شرط پر کہ روپیہ ادا کریں۔ روپیہ کے متعلق امداد کیلئے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں

حضور ﷺ نے روپیہ ادا کردیا اور چونکہ سردار کی بیٹی تھیں حضور ﷺ نے نکاح میں قبول فرمالیا۔ جس کا فائدہ یہ ہوا کہ سو آدمی جو اس قبیلہ کے گرفتار کرے غلام بنائے گئے تھے اور تقسیم کئے جاچکے تھے مسلمانوں نے فوراً آزاد کردیئے کہ ان کے خاندان سے حضور ﷺ کا رشتہ قائم ہوگیا ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ حارث مذکور کا کام عموماً ڈکیتی تھا اس کے بعد وہ بند ہوگیا۔ مسلمانوں کو بھی امن ملا۔

۹۔ اُمّ المؤمنین حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا

اصل نام مع عرف اور والدہ کا نام	والد کا نام اور خاندان	پہلے نکاح ہوا یا نہیں اور کتنے نکاح ہوئے	حضورؐ سے کب نکاح ہوا اور ان کی عمر کیا تھی	کتنے عرصہ حضورؐ کی خدمت میں رہیں	وفات کب ہوئی اور کہاں	کیفیت اور کوئی خاص بات
اُم المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اصل نام رملہ دختر صفیہ بنت ابوالعاص	ابوسفیان بن اُمیہ حضور ﷺ کے مشہور دشمن جو ۸ھ میں مسلمان ہوئے قریشی از خاندان بنوامیہ	پہلا نکاح عبید اللہ بن جحش سے ہوا	۶ھ اُم المؤمنین کی عمر ۳۶ سال اور حضور ﷺ کی عمر ۵۰ سال سے زائد	تقریباً ۵ سال	مدینہ طیبہ میں بعمر ۷۲ سال وفات ہوئی ۴۴ھ	شوہر کے ساتھ حبشہ گئی تھیں مگر شوہر شرابی تھے وہاں کے لوگوں سے مل کر اسلام سے پھر گئے۔ حضور ﷺ کو جب علم ہوا تو نکاح کا پیغام بھیجا۔ ابوسفیان پر جو حضرت حبیبہ کے باپ تھے اس کا کیا اثر ہونا چاہئے وہ ظاہر

ہے واقعہ یہ ہے کہ پھر کوئی جنگ نہیں ہوئی صلح کے زمانہ میں ابوسفیان مدینہ جب بیٹی سے ملنے گئے تو حضور ﷺ کے بستر پر بیٹھنے لگے۔ حضرت اُم حبیبہؓ نے بستر اُٹھا دیا کہ رسول ﷺ کے بستر پر کافر نہیں بیٹھ سکتا۔ ابوسفیان بولے میرے بعد بیٹی بگڑ گئی۔

۱۰۔ اُمّ المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

اصل نام مع عرف اور والدہ کا نام	والد کا نام اور خاندان	پہلے نکاح ہوا یا نہیں اور کتنے نکاح ہوئے	حضورؐ سے کب نکاح ہوا اور ان کی عمر کیا تھی	کتنے عرصہ حضورؐ کی خدمت میں رہیں	وفات کب ہوئی اور کہاں	کیفیت اور کوئی خاص بات
اُم المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا۔ دختر برہ بنت سموآں	حیی بن اخطب سردار بنو نضیر	کنانہ بن ابی حقیق سے نکاح ہوا جو خیبر کا سردار تھا۔ جنگ خیبر میں مارا گیا یہ بھی روایت ہے کہ اس سے پہلے سلام بن مشکم یہودی سے نکاح ہوا تھا	جمادی الاخریٰ ۷ھ اُم المؤمنین کی عمر ۱۷ سال حضور ﷺ کی عمر ۵۹ سال تقریباً	تقریباً ۴ سال	مدینہ طیبہ میں وفات ہوئی بعمر ۶۰ سال رمضان ۵۰ھ	غزوۂ خیبر میں گرفتار ہوئی تھیں اور حضرت دحیہ کلبی کے حصہ میں آئی تھیں مگر چونکہ سردار کی بیوی اور سردار کی بیٹی تھیں لہٰذا ان سے واپس لے کر ملکہ دوجہاں کا شرف عنایت فرمایا گیا۔

حضور ﷺ نے اول روز دیکھا کہ چہرہ پر نیل ہے وجہ دریافت کی تو بتایا کہ حضور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے میں نے خواب دیکھا تھا کہ چاند اپنی جگہ سے ہٹا اور میری گود میں آ پڑا حضور ﷺ کے متعلق واللہ مجھے کوئی خیال بھی نہ تھا میں نے اپنے شوہر سے ذکر کیا تو اس کمبخت نے طمانچہ رسید کیا اور کہا کہ اس شخص کی آرزو رکھتی ہے جو مدینہ میں ہے۔

۱۱۔ اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

اصل نام مع عرف اور والدہ کا نام	والد کا نام اور خاندان	پہلے نکاح ہوا یا نہیں اور کتنے نکاح ہوئے	حضورؐ سے کب نکاح ہوا اور ان کی عمر کیا تھی	کتنے عرصہ حضورؐ کی خدمت میں رہیں	وفات کب ہوئی اور کہاں	کیفیت اور کوئی خاص بات
اُم المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حضرت زینب بنت خزیمہ کی ماں شریک بہن	حارث بن حزن از خاندان بنو ہلال بن عامر	پہلا نکاح مویطب ابن عبدالعزی سے ہوا اور دوسرا نکاح ابورہم بن عبدالعزی سے۔	ذیقعدہ ۷ھ بموقع عمرہ قضا ام المؤمنین کی عمر ۳۶ حضور ﷺ کی عمر ۵۹ سال تقریباً	سوا تین سال تقریباً	بمقام سرف جہاں نکاح ہوا تھا وہیں وفات ہوئی بعمر ۸۰ سال ۵۱ھ	

نوٹ۔ اہم وضاحت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ سب نکاح اُس آیت سے پہلے ہو چکے تھے جس میں مسلمانوں کے واسطے بیویوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ چار تک مقرر کی گئی ہے۔

حُبِّ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقاضے

- رسول اللہ ﷺ کی مبارک سنتوں پر مکمل عمل کیا جائے
- قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کو پڑھا جائے، سمجھا جائے اور عمل کیا جائے
- معراج مصطفےٰ ﷺ کا تحفہ یعنی پنج وقتہ نمازوں کو با جماعت ادا کیا جائے
- رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ اخلاق کریمانہ اور حلیہ مبارکہ اپنایا جائے
- رسول اللہ ﷺ کی کا ذکر خیر تعلیمات کو اقوام عالم میں پہنچایا جائے
- رسول اللہ ﷺ کا ذکر خیر کیا جائے اور کثرت سے درود شریف پڑھا جائے
- روضہ رسول ﷺ کی زیارت کا مشتاق اور آپ کی شفاعت کا طلبگار رہے
- قرآن وسنت کے نظام کو اپنے آپ پر، اہل خانہ پر اور ملک وملت میں نافذ کرنے کی کوشش کی جائے

مجالسِ حکیم الامتؒ

حکیم الامت مجدد ملت
حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہٗ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ کے اصلاحی ملفوظات جو روحانی زندگی میں عجیب انقلاب پیدا کرتے ہیں

فرمایا کہ میرے یہاں صاحب حاجت اور ضرورت مند کیلئے کوئی وقت متعین نہیں جس وقت حاجت لائے حتی الوسع پورا کر دیتا ہوں اگر چہ آدھی رات آئے میں کہا کرتا ہوں کہ میری بداخلاقی کا منشاء خوش اخلاقی ہے میں طبعاً خود سب کو رعایت کرتا ہوں پھر جب میں دوسروں کی رعایت کروں اور وہ اس کی قدر نہ کریں اور میری کوئی رعایت نہ کریں تو بتلائیے کہ اگر ناگواری نہ ہو تو اور کیا ہو مزاحاً فرمایا کہ جب وہ ناگواری کی بات کرتے ہیں میں بھی ناگوار ہو جاتا ہوں (مراد مشابہ سانپ)۔

فرمایا کہ جس کے قلب میں اہل اللہ کی اور دین کی عظمت ہو یہ ضرور ایک روز رنگ لا کر رہتی ہے خالی نہیں جاتی یہ خدا کی بڑی نعمت اور بڑی دولت ہے۔

فرمایا کہ اس طریق میں سب سے بدتر اور رہزن اور سم قاتل مخلوق کو ستانا اور اس پر ظلم کرنا ہے خواہ کسی عنوان اور کسی طریق سے ہو اس لئے اس سے اجتناب کی سخت ضرورت ہے۔

فرمایا کہ چھوٹے بچوں کی حرکات چونکہ بے ساختہ اور سادگی کے ساتھ ہوتی ہیں مجھ کو بہت پیاری معلوم ہوتی ہیں ایک روز ایک بچہ نے چھیڑنے پر مجھ کو کوسا

کہ اللہ کر کے بڑے ابا مر جا۔ میں نے کہا کہ تو اپنے دل میں بڑا خوش ہوا ہوگا کہ میں نے بڑی بد دعا دی۔ مگر واقع میں یہ تو دُعا ہے یہ کہنا ایسا ہے جیسے کوئی مسافر سفر میں ہو اور کسی بیابان دشت خار میں پریشان ہو اس کو کوئی کہے کہ اللہ کر کے یہ اپنے گھر پہنچ جائے تو یہ کوسنا نہیں دُعا ہے موت کے وقت مؤمن کو اگر طبعی تکلیف بھی ہو مگر اس کے ساتھ ہی عقلی خوشی بھی ہوتی ہے یہ دونوں ایک وقت میں جمع ہو سکتی ہیں جیسے آپریشن کے وقت طبعی الم اور عقلی خوشی ایک وقت میں جمع ہوتی ہیں اور موت کے وقت بعض عشاق کی طبعاً بھی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ مشتاقانہ یہ کہتے ہیں۔

خرم آں روز گزیں منزل ویران بروم　　راحت جان طلبم وزپئے جانان بروم

(وہ دن بڑی خوشی کا ہوگا جب اس ویران گھر سے میں روزانہ ہونگا اور اس روانگی سے جان کی راحت مکمل کروں گا اور محبوب کی)۔

فرمایا کہ مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی کی عمر غالباً چالیس سال کی بھی نہیں ہوئی مولانا گو باقاعدہ کسی شیخ کے پاس نہیں رہے مگر رات دن چونکہ کتاب وسنت کی خدمت میں مشغول رہتے تھے اس کی یہ سب برکت تھی جوان کے حالات سے ظاہر ہے جس میں بڑی نعمت مقبولین سے محبت تھی چنانچہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب بیمار ہوئے تو ایک روز فرمایا کہ ککڑیوں کو جی چاہتا ہے ان کو خبر ہوگئی بڑے اہتمام کے ساتھ لکھنؤ سے ککڑیاں بھیجیں جس وقت مولانا نے تحذیر الناس لکھی ہے کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا کے ساتھ موافقت نہیں کی بجز مولانا عبدالحی صاحبؒ کے مولانا کو ہمارے بزرگوں سے بے حد عقیدت اور محبت تھی۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ نومبر 2023ء

اِرشادات محی السنہؒ

مرتب: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

شیخ المشائخ محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ کے روح پرور انقلابی اور معرفت سے بھرپور مجالس پیشِ خدمت ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ جب تلاوت شروع کرے تو نیت کرلے کہ اس سے ہمارے قلب کا رنگ دور ہوگا۔ اور حق تعالیٰ کی محبت پیدا ہوگی اور یہ تصور ہے کہ حق تعالیٰ سن رہے ہیں حدیث پاک میں وارد ہے کہ تلاوت قرآن پاک سے زنگ دور ہوتا ہے۔ نیت اور اخلاص ہی اصل ہے۔

ارشاد فرمایا کہ تلاوت قرآن پاک سے دل کا زنگ دور ہوتا ہے، جس کی برکت سے دل پھر حق بات قبول کرنے لگتا ہے اللہ تعالیٰ کی محبت میں ترقی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حرف پر دس ثواب کا انعام ملتا ہے مگر شرط ہے کہ قرآن پاک میں ریاکاری نہ ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے تلاوت کرے اور حرف کی صحت کے ساتھ تلاوت کرے۔ حدیث میں ہے کہ

﴿رُبَّ قَارِئٍ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُہٗ﴾

”بعض پڑھنے والے قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن ان پر لعنت کرتا ہے۔“

ارشاد فرمایا کہ جس طرح بات چیت سے محبت بڑھتی ہے تلاوت بھی اللہ تعالیٰ سے

ہم کلامی ہے۔ اس لئے تلاوت قرآن پاک سے حق تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ ایک حرف پر دس نیکی اور ایک پارہ پر ایک لاکھ نیکی کا اوسط ہے، یہ انعام الگ ہے، ایک صاحب نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا کہ تلاوت قرآن پاک میں دل نہیں لگتا۔ حضرت والا نے جواب لکھا کہ یہ سوچا کرو کہ حق تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہمارا کلام سناؤ، دیکھیں کیسا پڑھتے ہو، پڑھنے کا انعام الگ ہے، سمجھنے کا انعام الگ ہے۔ جو لوگ پڑھنے کو بدوں سمجھنے کے بیکار سمجھتے ہیں وہ یا تو جاہل ہیں یا بددین۔ اور مخالف فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ قرآن پاک کا حافظ دراصل اس معجزہ کا محافظ ہے، ملک کی سرحد کے محافظ تو سرکاری آدمی سمجھے جاتے ہیں۔ تو قرآن پاک جو کلام رب العالمین ہے اس کے حافظوں کو کیا سرکاری محافظ کا مقام حاصل نہ ہوگا؟

ارشاد فرمایا کہ تلاوت کے وقت یہ نیت کرے کہ اللہ تعالیٰ خوش ہوں گے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارا کلام ہم کو سناؤ دیکھیں کیسا پڑھتے ہو۔ یہ بھی سوچے کہ اللہ تعالیٰ کا نور ان حروف کے واسطوں سے میرے قلب میں آرہا ہے، ہر حرف پر دس نیکی مل رہی ہے اور ایک پارہ کے حروف کو شمار کرنے سے ایک لاکھ نیکی بنتی ہے، لہٰذا اگر ایک پارہ تلاوت کرلیا تو ایک لاکھ نیکی جمع ہوگئی۔ تلاوت کو اس کے حقوق کے ساتھ ادا کیا جاوے تو اہل اللہ ہو جاوے گا۔ اہل القرآن کو حدیث میں اہل اللہ کے خطاب سے نوازا گیا۔

ارشاد فرمایا کہ قرآن پاک کی عجیب شان ہے اس کے عجائبات میں سے یہ بھی ہے کہ مختلف طریقوں سے پڑھا جاتا ہے قرأت کے دس امام ہیں اس کو سبعہ اور عشرہ کہا جاتا ہے۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ نومبر 2023ء

ملفوظاتِ طبیب الامت

مرتب: حضرت مولانا مفتی خواجہ معصوم ثاقب صاحب مدظلہ

طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت حکیم شاہ کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم کی صحبت کیمیاء اثر کے چند نقوش جو قارئین دعوۃ الحق کے پیش خدمت ہیں

ایک شخص پاگل ہے، اس کو آپ لاکھ سمجھائیں، مانتا ہی نہیں؛ وہ کہتا ہے میں صحیح ہوں۔ یہ خرابی ہے اس کے اندر اسی خرابی میں پہلے ہر ایک تھا۔ خود کو ٹھیک سمجھ رہا تھا بیعت ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ اصلاح کی کتنی ضرورت تھی؟ اپنی سب خامیاں دور کرو۔ اس لئے کہتے ہیں، پہلے نفس کی اصلاح کرو۔ معاملات، عادات، عبادات۔ اس کیلئے خانقاہ جاتے ہیں۔ خانقاہ میں شیخ یہی بتاتا ہے کہ کس کام کو کیسے کرنا ہے نفس کے دھوکے سے باہر آؤ۔ مالک کو مطمئن کرو یہ ہے خانقاہ۔ اس کو کہتے ہیں بیعت ہونا آج رسمی بیعت ہوگئی ہے۔ جتنے لوگ آتے ہیں کہتے ہیں بیعت کر لیجئے۔ جو طلب لے کے آتے ہیں کامیاب ہوجاتے ہیں۔

ایک صاحب آئے تھے ''شکاگو'' سے ''امریکہ'' سے دس دن لگا یا انہوں نے۔ اسی لئے آئے تھے اصلاح کیلئے اب بار بار فون کرتے رہتے ہیں کہ الحمدللہ تلاوت پر بھی دوام ہے، ذکر پر بھی ہے۔ اچھے اخلاق ہیں۔ اس کو طلب کہتے ہیں۔

انمول نصائح

طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتھم

بفضلہٖ تعالیٰ بندہ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے، اُمید ہے کہ آپ حضرات بھی بخیر وعافیت ہوں گے، میں التزاماً دُعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو عافیت سے رکھے، مکارہ سے بچائے، دینی خدمات کو قبول فرمائے، اخلاص کے ساتھ اصولِ صحیحہ کے مطابق کام میں لگے رہنے کی توفیق عطاء فرمائے، نیز آپ کے ملک میں امن وامان عطاء فرمائے۔

حسبِ معمول مرکز الفکر الاسلامی بشوندرا کے سالانہ اجتماع میں شرکت کیلئے آپ حضرات دور دراز سے تشریف لائے ہوئے ہیں، اسی کے پیش نظر داعیانِ اجلاس کی درخواست پر چند گذارشات پیشِ خدمت ہیں، امید ہے کہ ان پر خود بھی عمل کریں گے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں گے۔ آج کل اپنے احباب و متعلقین کو چند باتوں کی خاص نصیحت اور تاکید کررہا ہوں، روزانہ مجلس میں ان کا مذاکرہ ہوتا ہے، اور بطور خلاصہ انہی باتوں پر مجلس کا اختتام ہوتا ہے۔

(۱) تقوی: آپ میں سے اکثر حضرات اہل علم ہیں، بخوبی جانتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار اس کی تاکید فرمائی ہے اِتَّقُوا اللہَ۔ اِتَّقُوا اللہَ۔ اور یہ ان کی شان کریمی ہے کہ ساتھ ہی رہبری فرمادی کہ تقویٰ کے حصول کا ذریعہ

کیا ہوگا؟ فرمایا کہ كُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ صادقین کی صحبت ذریعہ ہے تقویٰ کے حصول کا، صادقین وہ جو حکم ربی فَاتَّبِعُوْنِيْ پر عمل کرتے ہیں، جن کی زندگی میں کامل اتباع ہے سنت وشریعت کا، جن کے قول وفعل میں یکسانیت ہے، ایسے کسی بھی اللہ والے سے اپنے آپ کو وابستہ رکھیں، اپنے حالات کی ان کو اطلاع کرتے رہیں اور ان کی ہدایات پر عمل کریں۔

(۲) استغفار کی کثرت: ہماری شامت اعمال کی وجہ سے عرب وعجم ہر جگہ بدامنی و بے سکونی پھیلی ہوئی ہے، آئے دن کہیں زلزلہ، کہیں سیلاب، کہیں طوفان ودیگر حوادث، یہ سب قہرِ خداوندی کا ظہور ہے، دُعاء کرنا چاہئے کہ یا اللہ! ہم پناہ چاہتے ہیں آپ کے قہر سے، پناہ چاہتے ہیں آپ کے غضب سے، ہم پر اور ساری اُمت پر رحم فرمادیجئے۔

(۳) نماز باجماعت کا اہتمام: دینی خدام کیلئے ضروری ہے کہ سنن ومستحبات کی رعایت کے ساتھ نماز باجماعت کا اہتمام کریں، عذر کی حالت مستثنیٰ ہے، عام حالات میں اس کا خاص خیال رکھیں، میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ عوام سے تو فرائض کے متعلق سوال ہوگا لیکن علماء سے سنن ومستحبات کے متعلق پوچھ ہوگی کہ احادیث میں یہ فضائل پڑھے تھے ان پر کتنا عمل ہوا؟ مستحبات پر جتنا عمل ہوگا اتنی ہی باطنی ترقی نصیب ہوگی، کم از کم چالیس دن جماعت کا اس طرح اہتمام جس میں ایک بھی تکبیر تحریمہ فوت نہ ہو، اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

(۴) **تلاوت کی پابندی:** آج کل اس طرف بہت زیادہ غفلت ہو رہی ہے، صحت کے ساتھ تلاوتِ قرآن مجید کی طرف خاص توجہ اور فکر کی ضرورت ہے، یہ قرآن مجید کا بنیادی حق ہے، تھوڑی مقدار ہی سہی لیکن پابندی کے ساتھ یومیہ تلاوت کا اہتمام ہو۔

(۵) **ذکر کا معمول:** حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم فرمایا ہے کہ اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا میرا نام کثرت سے لو۔ آپ حضرات کی مشغولی تعلیم و تعلم میں، درس و تدریس میں بہت قابل مبارک باد ہے لیکن اس کے ساتھ ذکر کا معمول بھی ہونا چاہئے، ہمارے اکابرین رحمہم اللہ جن کی طرف نسبت کو ہم اپنے لئے قابلِ فخر سمجھتے ہیں اپنی علمی، عملی، ملی، دعوتی ساری مصروفیات کے باوجود اس قدر کثرت سے ذکر فرماتے تھے کہ حیرت ہوتی ہے، اس کے حالات میں اس کی تفصیل موجود ہے، تھوڑی دیر ہی سہی؛ لیکن کچھ تو معمول ہو ذکر کا، تقدم تاخر میں کوئی حرج نہیں لیکن ناغہ نہ ہو، دو مختصر سے جملے ہیں ان کو ذہن نشین کر لیں: ''زبان ذاکر دل شاکر'' - ''ذکر کا ناغہ روح کا فاقہ'' - یہ خلاصہ ہے سارے تصوف کا، جس قدر ذکر میں لگیں گے اسی قدر فکر پیدا ہوگی۔

(۶) **اچھے اخلاق:** بچوں پر شفقت و نرمی، گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک، لوگ اس کو دین کا حصہ نہیں سمجھتے، حدیث شریف میں اس کی خاص تاکید آئی ہے، فرمایا گیا ہے: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''بیوی خادمہ نہیں، ملازمہ نہیں، رفیق حیات ہے،

شریک حیات ہے'' اس لئے گفتگو میں الفاظ شستہ ہوں، لہجہ بھی نرم ہو، حاکمانہ ہرگز نہ ہو، محبت وشفقت کے ساتھ نماز وتلاوت وذکر کی تلقین کرتے رہیں، اور حسب گنجائش ان پر خرچ میں وسعت کا معاملہ رکھیں، حدیث شریف میں ہے کہ بہترین صدقہ وہ ہے جو اپنے گھر والوں پر کیا جائے، حضرت والا شاہ ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ نے انتقال سے ایک ہفتہ قبل اس حدیث شریف کو خوش خط لکھوا کر اپنے سرہانے رکھوایا تھا۔

(۷) گناہوں سے بچنے کی فکر: مذکورہ بالا اعمالِ صالحہ کے تحفظ وبقاء کیلئے ضروری ہے کہ گناہوں سے بچنے کا خاص اہتمام کیا جائے، بالخصوص تین اعضاء: آنکھ، کان، زبان کے گناہوں سے بچنے کی خاص فکر ہو، زیادہ تر معاصی کا صدور انہی اعضاء سے ہوتا ہے، اس میں ابتلائے عام ہے، حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے، پھر حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے، اس کے بعد مصلح الامت حضرت شاہ وصی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بہت تفصیل سے اس پر کلام فرمایا ہے۔

ان باتوں پر عمل کریں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ قلب میں نور اور اعمال میں نکھار پیدا ہوگا، گھر میں خیر وبرکت ہوگی، اولاد بھی عافیت سے رہے گی، اور آپ عند اللہ مقبول وماجور ہوں گے۔

حق تعالیٰ اس اجتماع کو اور اس کے شرکاء کو قبول فرمائے، اُمت کیلئے نافع بنائے، اس کے انعقاد میں کسی بھی طرح حصہ لینے والوں کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔ آپ حضرات کے جملہ مقاصد کیلئے دل سے دُعاء کرتا ہوں۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ نومبر 2023ء

نماز میں حضورِ قلب

حضرت مولانا شرف الدین یحییٰ منیری نوراللہ مرقدہٗ

ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران علیہم السلام جو گوہر نبوت وعصمت ہیں۔ سمجھو کہ اسی خلعت کی آرزو میں ان کی عمر بسر ہو گئی اور نقابِ خاک ڈال کر منھ چھپالیا، کہ نماز کی معراجِ کمال تک کسی طرح پہنچے۔ اور ہزاروں ہزار طالب ایک دوگانہ کی اس آرزو میں کہ اس کا حق کیونکر ادا ہو سرزمینِ گور تک پہنچ گئے۔

ہفدہ رکعت نماز از دل و جان ملک ہژدہ ہزار عالم دان

(سترہ رکعتیں دل اور جان سے اگر ادا کی جائیں تو اُس کو اٹھارہ ہزار عالم کی ملکیت سجھو)۔

بزرگوں کا مقولہ ہے کہ جب مرید کی نماز ونیاز میں اجتماع ہو جاتا ہے۔ اس وقت مرید حالتِ تفرقہ سے بہ راہبریِ نورِ نماز مقامِ جمع میں پہنچتا ہے۔ اب اُس کی حالت کیا ہوتی ہے کہ بدن اس کا بمقابلۂ کعبہ اور دل برابر عرشِ اعلیٰ اور لطیفۂ سر اس کا مشاہدۂ رب العزۃ میں فرق ہوتا ہے۔ صاحبِ شرح تعرف نے جن لوگوں کو نماز میں حضورِ قلب نصیب ہے اُن کی اس طرح تعریف کی ہے "خَرَقَتِ الْحُجُبَ اَنْوَارُهُمْ وَجَالَتْ حَوْلَ الْعَرْشِ اَسْرَارُهُمْ وَجَلَّتْ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ اَقْدَارُهُمْ" (ان کے انوار نے پردوں کو پھاڑ دیا۔ اور اُن کے اسرار نے عرش کی

جولانی کی اور اُن کی قدر صاحب عرش کے نزدیک روشن ہوگئی)۔ جس وقت مرید صادق کا نورِ ایمان غلباتِ شوق کے باعث عرش کے گرداگرد جولانی کرتا ہے اس قدر اُس کی عزت ورفعت بلند ہوتی ہے کہ جو جو مقام وصول وقدس معتکف ہے باوجود اس کے کہ وہ ملکی طہارت بھی رکھتی ہے اس مقامِ برتر تک نہیں پہنچ سکتی ہے۔ ہائے ہائے! ''كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَفِيْ جَوْفِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ'' (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جس وقت نماز پڑھتے تھے تو آپ کے قلب سے دیگ کے جوش مارنے کی آواز آتی تھی)۔

جس وقت آپ نماز میں ہوتے تو قلبِ مبارک سے ایسی آواز آتی کہ جس طرح دیگ کھولتی ہے۔ سبحان اللہ! کیوں نہ ہو جس وقت آپ اس شان سے کمر عبودیت کو مضبوط کر کے نماز کا تحریمہ باندھتے جسمِ مبارک دل کے محل میں دل منزلِ روح کے مقام میں، روحِ پُرفتوح سرّ کی منزل میں پہنچتی اور شانِ عظمت وجلال ذوالجلال کشف ہوتی ہے تو گویا حقیقت کی رُو سے جوارحِ نورانی مقام فَتَدَلّٰی میں اور روحِ پاک مقامِ قَابَ قَوْسَيْنِ میں۔ اور سرّ حقیقت آشنا مقامِ اَوْ اَدْنٰی میں ہوتا آپ جو کچھ معراج میں دیکھ سن چکے تھے ان سب باتوں کا نماز سے وقت سرّ کو مشاہدہ ہوتا۔ کلامِ بے واسطہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سنتے، اور غیب کے صیغۂ راز پر مطلع ہوتے۔ اِنھیں ذوقیات کا یہ اثر تھا کہ جب جب آتشِ شوق کا شعلہ دلِ مبارک میں بھڑکتا، اور آپ کا سرّ طالب ِوصال ہوتا تو آپ نالۂ پردرد سے کام لے کر فرماتے يَا بِلَالُ اَرِحْنَا بِالصَّلٰوةِ (اے بلال! نماز سے مجھ کو راحت پہنچاؤ)۔ اے بلال! دل میرا جل رہا ہے، جلد اذان دو اور نماز کا سامان کرو کہ اس کو راحت ملے۔

ماہنامہ
دعوۃ الحق
ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ نومبر 2023ء

اخلاقِ سلف

عارف باللہ
حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاپگڈھی نور اللہ مرقدہٗ

سلف صالحین کے اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اگر چھوٹی مصیبت کا مقابلہ بڑی سے کریں تو بعض مصیبت کو بھی عافیت سمجھیں۔

زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، توراۃ میں لکھا ہے، عافیت مخفی بادشاہت ہے۔

عون بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے کرم کے مطابق انعام دیا ہے اور ان سے شکر ان کی حالت کے مطابق چاہتا ہے۔

بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جس نے اللہ کا شکر سوائے دیگر اعضاء کے زبان سے ادا کیا اس کا شکر کم ہے۔ کیونکہ آنکھ کا شکر یہ ہے کہ اگر اس سے اچھی چیز دیکھے تو اسے یاد رکھے ورنہ پردہ پوشی کرے۔ اور کان کا شکر یہ ہے کہ اگر اس سے نیک آواز سنے تو اسے یاد رکھے ورنہ بھول جائے، ہاتھوں کا شکر یہ ہے کہ اس سے جو دے یا لے وہ حق ہو۔ پیٹ کا شکر یہ ہے کہ اس کو علم اور حلم سے پُر کرے، فرج کا شکر یہ ہے کہ اسے مباح جگہ پر استعمال کرے اور پاؤں کا شکر یہ ہے کہ ان سے نیک کام کی طرف ہی جائے۔ جس نے اس طرح کیا وہ شاکر ہے۔

اے دوست! اپنے نفس کی تفتیش کر کیا تو بھی ان کی طرح شکر کرتا ہے یا تو اس میں قصور وار ہے۔ اگر تیرا شکر کم ہے تو استغفار کر۔ والحمد للہ رب العٰلمین

حمد باری تعالیٰ

ترجمانِ حق
حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس رومی رحمہ اللہ علیہ

کرتے ہیں ابتداء ہم اللہ کا نام لے کر
جو مہرباں بہت ہے رحمت میں سب سے بڑھ کر

حمد و ثناء ہو اس کی اللہ نام جس کا
جو پالتا ہے سب کو فیض عام جس کا

جو ہے رحیم و رحماں جو مہرباں ہے سب پر
کوئی نہیں جہاں میں رحمت سے اس کی باہر

روزِ جزاء کا مالک مختار یوم محشر
جس کے سوا نہ ہوگا محشر میں کوئی اور

تیرے ہی ہم ہیں بندے تیرا ہی دم بھریں گے
تیری ہی بندگی میں ہر دم لگے رہیں گے

چاہیں گے بس تجھی سے امداد اے خدا ہم
تجھ سے کریں گے دُکھ میں فریاد اے خدا ہم

یہ التجا ہماری مولیٰ قبول کر لے
ہمیں چلا وہ رستہ جس پر چلے ہیں اچھے

انعام و فضل تیرا ہوتا رہا ہے جن پر
یعنی شہید و صالح صدیق اور پیمبر

بس سیدھے راستے پر ہم کو لگائے رکھنا
جن پر ہے تیرا غصہ ان سے بچائے رکھنا

ماہنامہ
دعوۃ الحق
ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ نومبر 2023ء

امانت کے مسائل

فقیہ الامت
حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ

سوال: ایک شخص کے پاس مسجد کی امانت رکھی ہوئی تھی، جو چوری ہوگئی، کچھ چوری واپس آگئی اس نے مسجد کی امانت کچھ دیدی کچھ نہیں دی، جو امانت باقی رہ گئی تھی، اس کو دینا لازم ہے، یا نہیں، یہ آدمی شریعت کا پابند نہیں؟

جواب: اگر امانت کو اپنے مال میں مخلوط کر کے رکھا تھا تو پوری امانت کو اس سے لینا چاہیے، اگر الگ رکھا تھا اور باوجود پوری حفاظت کے وہ چوری ہوگئی، تو اس سے پوری لینے کا حق نہیں، جتنی واپس آگئی وہ لے لی جائے۔

تنبیہ: جو شخص شریعت کا پابند نہ ہو اس کے پاس مسجد کی امانت رکھنا درست نہیں۔

سوال: انتظام آمد وخرچ کی پنچائت ذمہ دار ہوتی ہے، لہٰذا ایک فنڈ پنچائتی ہے، اور دوسرا فنڈ خاص ملکیت مسجد ہے، دونوں فنڈ امین کے پاس تھے، جو چوری ہوگئے، ایک عرصہ تک مشورہ ہوتا رہا تحقیق سے ثابت ہوگیا کہ واقعی چوری چلے گئے، امین کو اس کے بار کا متحمل نہ سمجھا پنچائت نے معاف کردیا، مگر امین کو فکر ہے کہ شرعاً یہ دونوں جمع معاف ہیں یا شرعاً فرق ہے، اس سے مفصل بندہ کو مطلع فرمائیں؟

جواب: اگر امین نے ہر دو فنڈ کو علیحدہ علیحدہ رکھا اور پوری حفاظت کی اپنی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں کی، پھر بھی وہ چوری ہوگئے تو اب شرعاً امین پر مواخذہ نہیں۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ نومبر 2023ء

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیارا طریقہ

عارف باللہ حضرت اقدس
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

لباس کی سنتیں

۱) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سفید رنگ کا کپڑا پسند تھا۔

۲) قمیص، کُرتا یا صدری وغیرہ پہنیں تو پہلے دایاں ہاتھ آستین میں ڈالیں، پھر بایاں ہاتھ، اسی طرح پاجامہ اور شلوار کیلئے پہلے دایاں پاؤں پھر بایاں پاؤں۔

۳) پاجامہ، شلوار یا لنگی ٹخنہ سے اُوپر رکھیں۔ ٹخنہ سے نیچے لٹکانے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تہبند ٹخنہ سے نیچے لٹکانے والے پر اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

۴) نیا کپڑا پہن کر یہ دُعا پڑھیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔

۵) عمامہ کے نیچے ٹوپی رکھنا سنت ہے۔ ٦) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کُرتا بہت پسند تھا۔

۷) سیاہ صافہ باندھنا مسنون ہے۔ شملہ چھوڑنا بھی مسنون ہے۔ ۸) ٹوپی پہننا سنت ہے۔

۹) قمیص یا کُرتا وغیرہ اُتارنا ہو تو پہلے بایاں ہاتھ آستین سے نکالیں پھر دایاں ہاتھ۔ اسی طرح شلوار اور پاجامہ اُتارتے وقت پہلے بایاں پیر باہر نکالیں، پھر دایاں۔

۱۰) جوتا پہلے دائیں پاؤں میں پہنیں پھر بائیں پاؤں میں۔

۱۱) اُتارتے وقت پہلے بائیں پاؤں سے اُتاریں پھر دائیں پاؤں سے۔

(پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری سنتیں)

مہلکات ۳۱

گناہ اور اس کے نقصانات

شیخ المشائخ عارف باللہ محی السنۃ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آج ہم لوگ زہر کھارہے ہیں یعنی بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہیں مگر اس کا تریاق وعلاج یعنی توبہ وشریعت وسنت پر عمل کے لئے تیار نہیں ایسی صورت میں زہر کھانے والا کب تک صحت مند رہ سکتا ہے جس طرح زہر کے استعمال کرنے سے زندگی کے بجائے موت آجاتی ہے اسی طرح ان گناہوں میں سے ایک ایک گناہ یہ بھی جنت کی زندگی کے بجائے جہنم میں پہنچادیتا ہے اگر اللہ تعالیٰ فضل نہ فرمائے۔

چند گناہ کبیرہ جن پر وعیدیں آئی ہیں۔ جو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور ایک گناہ بھی جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہے۔

(۲۶) کافروں اور فاسقوں کا لباس پہننا۔

جس کا لباس پہنا جائے گا قیامت میں اسی کے ساتھ حشر ہوگا جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لباس پہنا تو ان کو ایمان عطا ہوگیا تھا۔

(۲۷) مَردوں کو عورتوں کا لباس پہننا۔

بعض مرد اور لڑکے ایک کان میں بُندے پہنے ہوئے دیکھے گئے اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے یہ نہ مریں گے، موت اپنے وقت سے سکینڈ بھر نہیں ٹل سکتی اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔

گناہ کے نقصانات

(۹۱) اکثر کاموں میں دشواری پیش آتی ہے۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ نومبر 2023ء

(۱) الایمان باللّٰہ وصفاتہ

نظر فرمودہ شیخ المشائخ عارف باللہ محی السنۃ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اللہ اور اس کی صفات کے بارے میں عقیدے

عقیدہ کی تعریف: دین کی وہ اصولی اور ضروری باتیں جن کا جاننا اور دل سے ان پر یقین کرنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔

عقیدہ:۶ اللہ کو کبھی موت نہ آئے گی، آسمان اور زمین میں کوئی ذرّہ اس کے علم سے چھپا ہوا نہیں کوئی چیز اس کی قدرت سے باہر نہیں، نہ وہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے، وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں، نہ اس کی کوئی ابتداء ہے نہ انتہا ہے، اس میں کوئی عیب اور برائی کی صفت نہیں۔

عقیدہ:۷ اللہ ایسا ہے کہ کوئی اس کے سوا پوجنے کے قابل نہیں، کوئی اس کا ساجھی نہیں، کوئی اس کے برابر اور مقابل کا نہیں، کوئی اس کا مددگار نہیں، نہ اس کا باپ ہے نہ بیٹا نہ بیٹی نہ بیوی، وہ ان تمام رشتوں سے پاک ہے، اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا، نہ وہ بھولتا ہے اور نہ غلطی کرتا ہے، وہ ظلم اور زیادتی نہیں کرتا اور وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

DAWAT-UL-HAQ

#43 Mulla Street, Pernambut - 635 810. (Vellore Dist.)
Email: mudeer@dawatulhaq.in Phone: 04171-231292
www.dawatulhaq.in

FOR PRIVATE CIRCULATION ONLY

جواہر حکمت

انوارِ مے سے دل ہے پری خانہ آج کل
صد شمع در بغل ہے یہ پروانہ آج کل
جاذب ہزار حسن ہو اُٹھتی نہیں نظر
مجذوبؔ ہر حسیں سے ہے بیگانہ آج کل

(حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ)